Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | الاتوار: ۲۸۔ شعبان ۱۴۱۳ھ، ۲۱۔ تبلیغ ۱۳۷۲ہش، ۲۱۔ فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۴۴

دُعا تدبیر کا لازمی حصّہ ہے

دعا بھی ایک تدبیر ہی ہے اور جب مادی تدبیر ہم انتہا کو پہنچا دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مادی تدبیر کے لحاظ سے جو احکام جاری کئے ہیں وہ تدبیر تو ہم نے کمال تک پہنچا دی لیکن یہ ایک (صاحب ایمان) کا دل کہتا ہے کہ اب بھی مجھے ربّ رحیم کی ضرورت ہے اور وہ دعا کرتا ہے کہ میرے رحیم خدا میری تدبیر کے بہتر نتائج نکال۔ پس ایک (صاحب ایمان) کے لئے کوئی تدبیر مکمل نہیں ہوتی جب تک دعا اس کا جزو لازم نہیں ہوتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی)

ارشاداتِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

”یقین جانو کہ کوئی شخص گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت کامل نہ ہو۔ یہ گناہ اور طرح طرح کے معاصی جو چاروں طرف دنیا میں بھرے پڑے ہیں۔ ان کے دُور کرنے کے واسطے صرف خشک ایمان کافی نہیں۔ کیا وہ خوفِ خدا جیسا کہ چاہیئے دنیا میں موجود ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اصل میں انسان نفسِ امّارہ کی زنجیروں میں ایسا جکڑا ہُوا ہے جیسے کوئی چڑیا کا بچہ ایک شیر کے پنجے میں۔ جب تک اس نفس کے پنجے سے نجات نہ پا جاوے تب تک تبدیلی محال ہے اور گناہ سے بچنا مشکل۔ مگر دیکھو اگر ابھی ایک ہیبت ناک زلزلہ آجاوے اور در و دیوار اور مکان کا چھت لرزنے لگے۔ تو دلوں پر ایک ایسی ہیبت طاری ہوگی اور ایسا خوف دلوں پر چھا جائے گا کہ اس وقت گناہ کا خیال تک بھی دلوں میں نہ رہے گا۔ ایک خطرناک مہلک مرض کے وقت جو حالت انسان کی ہوتی ہے وہ امن اور آرام و آسائش کی زندگی میں ہرگز ممکن نہیں۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۸۹)

مالی قربانی کرنے سے عظمتیں اور رفعتیں نصیب ہوتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”پس اس کا تجربہ ہر جماعت کا چندہ دینے والا اپنے روزمرّہ کے چندوں میں کر کے دیکھے تو وہ محسوس کرے گا کہ مالی قربانی سے اسے نئی عظمتیں اور نئی رفعتیں نصیب ہو رہی ہیں اور خدا سے اس کا تعلق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ پس ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔ خدا سے زیادہ شکرگزار اور کوئی نہیں ہے اسی لئے اس کا نام شکور رکھا گیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ گہرائی سے دیکھیں تو شکر کے مضمون کا خدا پر اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ظاہری نظر سے ہم اس معاملہ پر غور نہیں کرتے، شکر تو اس کا ادا کیا جاتا ہے جس نے کوئی احسان کیا ہو۔ خدا پر کوئی احسان نہیں ہو سکتا۔ جو کچھ ہے اس نے عطا کیا ہے (حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ) فرماتے ہیں:-

سب کچھ تیری عطا ہے۔ گھر سے تو کچھ نہ لائے

پھر وہ ”شکور“ کیوں ہے؟ ”شکور“ ایک محسن کے طور پر ہے اس کا شکر بھی احسان کی ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی قسم ہے اس شکر کی کوئی مثال دُنیا نہیں ملتی۔ اپنے بندے پر احسان فرماتا ہے کہ اسے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بخشے اور پاک جذبوں سے خرچ کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر شکر کے ساتھ اسے قبول فرماتا ہے۔ اور اس کی ضروریات کا کفیل بننا اس کی ذمہ داری ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے ”شکور“ ہونے کا یہ جو مضمون ہے یہ اتنا لطیف ہے کہ اس پر آپ جتنا غور کریں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کے دل میں اچھلتی چلی جائے گی۔ پس چندے دیں تو اس ادا سے دیں کہ ہر چندہ آپ کے طرزِ فکر کو خدا کی محبت کی سمت رواں کر دے۔ آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دُنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں۔“

(از خطبہ فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء)

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب لکھتے ہیں۔

میری لڑکی عزیزہ امۃ الجمیل سمیع نے سسیکس SUSSEX یونیورسٹی برائٹن لندن سے پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے بعد اب پنجاب یونیورسٹی سے بھی کیمسٹری کے مضمون میں پی ایچ ڈی کر لی ہے۔ اور اب وہ لندن میں پوسٹ ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ اس سے قبل عزیزہ موصوفہ نے بی ایس سی میں یونیورسٹی میں اوّل رہ کر جامعتی گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اور ایم ایس سی بھی اعزاز کے ساتھ پاس کیا تھا۔

جس سال عزیزہ امۃ الجمیل نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ اسی سال اس کی چھوٹی بہن عزیزہ امۃ الرزاق حال اسسٹنٹ پروفیسر آف سرجری، ایف آر سی ایس نے ایف ایس سی میں بورڈ میں اوّل آکر جامعتی گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔

ولادت

مکرم شبیر احمد صاحب ثاقب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۳ر فروری ۱۹۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا۔ نومولود ”وقفِ نو“ کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ”توقیر احمد“ عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور خادمِ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ تبلیغ ۱۳۷۲ ہش ۲۲۔ فروری ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے فرماتے ہیں:

۱۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے روشنی نہ ہو انسان کو یقین نہیں ملتا ۔ اس کی باتوں میں تناقص ہوگا۔

۲۔ تقویٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے ۔ اُسے وہی طے کر سکتا ہے۔ جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے ۔ جو وہ چاہے وہ کرے اپنی مرضی نہ کرے ۔ بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہوگا۔

۳۔ تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں ۔ اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا ۔ نقب زنی نہیں کی ۔ چوری نہیں کرتا ۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا ۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے ۔

۴۔ اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے ۔ تم سوئے ہوئے ہو گے ۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا ۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا ۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا ۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں ۔

۵۔ انسان کے اخلاق ہمیشہ دو رنگ میں ظاہر ہو سکتے ہیں ۔ یا ابتلاء کی حالت میں اور یا انعام کی حالت میں۔ اگر ایک ہی پہلو ہو اور دوسرا نہ ہو تو پھر اخلاق کا پتہ نہیں مل سکتا ۔

۶۔ مذہب یہی ہے کہ انسان خوب غور کرے اور دیکھے اور عقل سے سوچے کہ وہ ہر آن خدا کا محتاج ہے ۔ اور اس کی طرف عجز سے انسان کی جان پر، مال پر، آبرو پر، بڑے بڑے مصائب اور حملے ہوتے ہیں ۔ لیکن سوائے خدا کے اور کوئی نجات دینے والا نہیں ہوتا۔

۷۔ تعجب ہے کہ انسان اس دنیا میں راحت اور آرام طلب کرتا ہے حالانکہ اس میں بڑی بڑی تلخیاں ہیں ۔ خویش و اقارب کو ترک کرنا، دوستوں کا جدا ہونا، ہر ایک محبوب سے کنارہ کشی کرنا ۔ البتہ آرام کی صورت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دل لگایا جائے۔

۸۔ آخرت کی فکر کرو ۔ جو آخرت کی فکر کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا ۔

مَیں نے دیکھی ہے آپ کی تصویر
مَیں نے دیکھے ہیں آپ کے جذبات
دونوں دل ایک ساتھ دھڑکے ہیں
ڈِش کی موجودگی کی ہے کیا بات

ابوالاقبال

○

تازہ بتازہ نَو بنَو تیرے کرم کی بات ہے
جس سے تجھے خوشی ملی وہ مِرے غم کی بات ہے

رونا مرے نصیب میں ہوگا نہ ہو سکا کبھی
دل کے لہُو کو کیا کروں دیدۂ نم کی بات ہے

مجھ سے مِری ضرورتیں پوچھ کے دے رہا ہے کون
جو بھی ملا وہ لے لیا بیش نہ کم کی بات ہے

تیرا تغافلِ مدام سہ نہ سکوں گا مَیں کبھی
میرا سکونِ قلب تو تیرے ستم کی بات ہے

قرب و جوار میں مرے شور بھی ہے سکُوت بھی
زیست کی ہیں یہ اُلجھنیں اور وہ عدم کی بات ہے

بزمِ سخن میں دوستو لہجے سے میں سمجھ گیا
میری زباں کا ذکر ہے میرے قلم کی بات ہے

تیرا صنم ترا خدا میرا خدا مرا صنم
میرے خدا کی بات ہے تیرے صنم کی بات ہے

مَیں تو قدم قدم چلا آئے وہ دَوڑ دَوڑ کر
میرے قدم کو چھوڑئے ان کے قدم کی بات ہے

بچھ گیا ان کے سامنے آنکھیں بھی فرشِ راہ ہیں
پھر بھی نسیمؔ ہے بُرا، رنج و الم کی بات ہے

نسیمؔ سیفی

قربانیوں پر مداومت اختیار کریں

"مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ (احمدی) جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس "تحریک" پر آگے آجائے گا (۔)۔

"یاد رکھو! (صاحب ایمان) جب ایک کام کو ہاتھ میں لیتا ہے تو پھر خواہ کچھ ہو اسے آخر تک نبھاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ استقلال ہی اصل چیز ہے اور استقلال کے معنی یہ ہیں کہ قربانیوں پر مداومت اختیار کی جائے ۔ مگر جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کرتا اس سے کیا یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ وہ آئندہ آنیوالی بڑی قربانیوں کو پورا کر سکے گا۔"

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

کاملاں حیّ اند ہم زیرِ زمیں
تو بگوری باحیاتِ ایں چنیں

کامل لوگ تو زمین کے نیچے بھی زندہ ہیں اور تُو اس زندگی کے باوجود قبر میں پڑا ہے

سالہا باید کہ خونِ دل خوری
تا بکوئے دلستانے رہ بری

بہت سال درکار ہیں کہ تُو خونِ دل کھاتا رہے تب جاکر کہیں اُس معشوق تک پہنچے گا۔

کے بآسانی رہے بکشایدت
صد جنوں باید کہ تا ہوش آیدت

آسانی سے راستہ کہاں کھُل سکتا ہے۔ سینکڑوں دیوانگیاں چاہئیں تاکہ تجھے ہوش آئے

ان اشعار میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس کی زندگی بیکار گذر رہی ہو وہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کہ قبر میں پڑا ہوا ہے۔ کیونکہ اگر انسان کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو تو اس کا زمین کے اوپر ہونا یا زمین کے نیچے ہونا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ایسے شخص کے مقابلے میں وہ لوگ جو کامل ہیں جو اس دُنیا میں اپنی زندگی بہتر طریق پر بسر کرتے ہیں جس کا انہیں خود بھی فائدہ ہوتا ہے اور جس سے دوسرے لوگ بھی فائدہ حاصل کرتے ہیں وہ اس دُنیا سے گذر جانے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں ان کے کام زندہ رہتے ہیں۔ ان کا نام زندہ رہتا ہے۔ لوگ انہیں یاد کرتے ہیں۔ لوگ ان کے کام سے مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ زمین کے نیچے بھی یعنی اس دُنیا سے گذر جانے کے بعد بھی زندہ ہی رہتے ہیں۔ معشوق تک پہنچنے کے لئے اور یہاں معشوق سے مراد خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ انسان کو ایک لمبا عرصہ درکار ہے کہ وہ خونِ دل کھاتا رہے یعنی نیک کام کرتا رہے چاہے وہ نیک کام اسے کیسی ہی مشکلات میں کیوں نہ دھکیل دے۔ جب تک انسان مسلسل نیکیاں نہیں کرتا اور جب تک وہ ہر برائی سے دُور نہیں ہو جاتا اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے محبوب یعنی خدا کے کوچے میں چلا گیا ہے۔ انسان کو سالہا سال ایک لمبا عرصہ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے نیکیاں کرنے کی ضرورت ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو اس طریق زندگی میں ڈھال لیتا ہے کہ اس سے نیکیاں ہی نیکیاں سرزد ہوں وہ تو ایسے خدا تعالیٰ کے کوچے میں پہنچ جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہ ایسا راستہ ہے کہ آسانی سے نہیں کھل سکتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کی زندگی بسر کرے یا نیکیوں کی پرواہ نہ کرے اور پھر بھی وہ سمجھے کہ وہ خدا تعالیٰ کے کوچے تک پہنچ سکتا ہے یہ بات کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ انسان کو حقیقی معنوں میں ہوش آنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ اسے سینکڑوں قسم کی دیوانگیاں لاحق ہو جائیں۔ جب تک انسان دُنیاداری کو دیوانگی سمجھ کر چھوڑ نہیں دیتا اسے خدا تعالیٰ کے حصول کے سلسلے میں ہوش نہیں آ سکتا اس شعر کا واضح طور پر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہوش کہا جا سکتا ہے وہ درحقیقت دنیاداروں کے لئے ایک دیوانگی ہے۔ اور اگر کوئی شخص واقعی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے اللہ کو حاصل کرے تو اسے اس دُنیا کو ترک کرنا پڑتا ہے۔ اگرچہ دُنیا کو ترک کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ دُنیا کو چھوڑ کر الگ تھلگ کہیں جا بیٹھے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات جو وہ کہے اور ہر کام جو وہ کرے اس میں اس کے پیشِ نظر خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی محبت ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زندگی کو نیکیوں کی راہ پر لگا سکیں اور اس طرح اس کے کوچے میں جانے کے لئے ہمارا راستہ آسان ہو جائے اور ہم اسے حاصل کر سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

لجنہ کالم

اللہ تعالیٰ نے انسان کے دو حصے کر کے اس کے اندر الگ الگ جذبات پیدا کئے ہیں عورت مرد کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتی اور مرد عورت کے جذبات کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتا پس چونکہ ہم ایک دوسرے کے جذبات پہچاننے سے قاصر ہیں اس لئے مردوں کی صحیح تربیت مرد ہی کر سکتے ہیں اور عورتوں کی صحیح تربیت عورتیں ہی کر سکتی ہیں ہم عورتوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکتے۔ ہمارے دلوں میں تو مردوں والے جذبات ہیں عورتوں کے دکھ اور ان کی ضروریات عورتیں ہی سمجھ سکتی ہیں۔ اور وہی ان کے شکوک کا ازالہ اور ان کی مشکلات کا حل اور ان کی صحیح اصلاح کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید فرماتا ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے وہی مذہب ٹھیک ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ اگر انسان مذہب بنائے گا اور اس مذہب کا بنانے والا مرد ہو گا تو وہ صرف مردوں کے جذبات اور مردوں کے خیالات کو ہی ملحوظ رکھے گا۔ وہ عورتوں کے جذبات اور عورتوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکے گا اور اگر اس مذہب کو بنانے والی عورت ہو گی تو وہ صرف عورتوں کے جذبات اور عورتوں کے خیالات کو ملحوظ رکھ سکے گی۔ اور مردوں کے جذبات اور مردوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی نہیں کر سکے گی۔ پس اس خلیج کو جو مرد اور عورت کے درمیان ہے اگر کوئی وجود پاٹ سکتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ ہی ہے اور وہی مذہب ساری دنیا کے لئے مفید ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ ہی ہے جس نے مردوں کو بھی پیدا کیا ہے اور عورتوں کو بھی اور جو عورتوں کی کمزوریوں سے بھی واقف ہے۔ جو عورتوں کی خوبیوں سے بھی واقف ہے اور مردوں کی خوبیوں سے بھی واقف ہے جو عورتوں کی قابلیت سے بھی واقف ہے اور مردوں کی قابلیت سے بھی واقف ہے جو عورتوں کے جذبات کو بھی سمجھتا ہے اور مردوں کے جذبات کو بھی جانتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے (ـ) کہ اس دنیا میں دو دریا پاس پاس اور اکٹھے بہتے ہیں۔ مگر باوجود پاس پاس اور اکٹھے بہنے کے وہ آپس میں ملتے نہیں۔ یہ دو دریا مرد اور عورت ہی ہیں جو ایک دوسرے کے پاس پاس رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے ان کی محبت اور پیار بھی ہوتا ہے۔ بہن بھائی سے محبت کرتی ہے اور بھائی بہن سے محبت کرتا ہے۔ خاوند بیوی سے محبت کرتا ہے اور بیوی خاوند سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کی خاطر بعض دفعہ اپنی جانیں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ لیکن پھر بھی عورت عورت ہی ہے اور مرد مرد ہی ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے اور یہ ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ میں ہو کر آپس میں مل جائیں وہی ایک رشتہ ہے جو ایک دوسرے کو آپس میں ملاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس لئے مجھے کہا ہے کہ عورتوں کی اصلاح کرو کہ میں امام ہوں لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ کام تمہاری مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا تم ہی ہو جو یہ کام کر سکتی ہو تم ہی ہو جو دینِ حق کی ترقی کی داغ بیل ڈال سکتی ہو۔ یہ کام صرف تمہارے ذریعہ ہی سے ہو سکتا ہے اور تمہاری مدد اور تعاون کے بغیر اس کام میں کامیاب ہونا ممکن نہیں۔ پس میں یہ پیغام تم تک پہنچاتا ہوں کہ اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو دینِ حق کو ترقی حاصل ہو جائے گی پس جو عورت دینِ حق کا درد رکھتی ہے اور دینِ حق کی ترقی چاہتی ہے اور اپنے اندر اخلاص رکھتی ہے۔ اس کا فرض ہے کہ عورتوں کی اصلاح کے لئے کھڑی ہو۔

"تحریک بہبود انسانیت" کے پر تمام دُنیا میں جلسے قائم کرنے چاہئیں۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ
۲۷۔ جنوری ۱۹۹۳ء

فرنٹیئر پوسٹ ۲۷ جنوری میں خالد محمود صاحب کہتے ہیں:۔

گذشتہ چند ہفتوں کے دوران دنیا بھر کے اخبارات اور ٹیلی ویژن ہندوستان میں مذہبی فسادات کی خبروں سے بھرے ہوئے تھے۔ حال ہی کے فسادات کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ ہندو اکثریت اور مسلمان اقلیت کا ایک ایسی مسجد کے متعلق تنازعہ تھا جسے مغل بادشاہ بابر نے چودھویں صدی میں تعمیر کروایا تھا۔ ہندو مت کے احیاء کے حامی دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ مسجد اس مقام پر بنائی گئی تھی جہاں دیوتا رام پیدا ہوئے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مسجد کو گرا کر وہاں ایک مندر تعمیر کیا جائے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اور دوسرے ہندو مت کے احیاء کے خواہاں لوگوں کی پارٹیاں اور ان کے گروہ ہندوؤں کو اکٹھا کر کے مندر کی تعمیر کے لئے ایودھیا لے جانا چاہتے تھے۔ آخر کار دسمبر کے آغاز میں لاکھوں متشدد ہندو وہاں پہنچ گئے اور مسجد کو گرا دیا۔ (ایک ایک اینٹ اکھاڑ کے رکھ دی)۔

قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے ہندوؤں کو مسجد گرانے سے روکنے کے لئے فوری طور پر کوئی کارروائی نہ کی جس کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ ساری دنیا کے مسلمان ایک مرکزی نقطے پر اکٹھے ہو رہے ہیں اس واقعہ نے ہندوستان کی اس لرزتی ہوئی بنیاد کو جسے سیکولرازم کہتے ہیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس وعدے کا ایفاء کہ وہاں مسجد اور ایک مندر بنا دیا جائے گا اگرچہ ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ ہندو اور مسلمان دونوں نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔

بابری مسجد کا انہدام

پاکستان میں اس واقعہ کا سخت ردِ عمل ہوا جہاں ہندوؤں کے بعض مندروں کو آگ لگا دی گئی۔ اس بات کے خدشات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے مال و جان بنیاد پرست ہندوؤں کے ہاتھوں محفوظ نہیں اس واقعہ سے اس بات کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے احیاء کی تحریک زور پکڑ رہی ہے اور انتہائی دائیں بازو کے لوگ چاہتے ہیں کہ ہندوستان ایک ہندو ریاست بن جائے دلیل تو بالکل سادہ سی ہے کیونکہ یہ ایک ہندو اکثریتی ملک ہے اسے ہندو ریاست کہنے میں کیا حرج ہے آخر یہ دلیل دوسرے ممالک سے بھی خاصی مضبوط ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر مسلم ممالک جنہوں نے اپنے مذہب کے نام پر اپنے ممالک کو مذہبی اکثریت کی وجہ سے اسلامک کہنا شروع کر دیا ہوا ہے ہندوؤں کو اپنی مغربی سرحد کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے جہاں ایک ایسی ریاست موجود ہے جو اپنے آپ کو اسلامی کہتی ہے اور جہاں کوئی غیر مسلم سربراہ مملکت نہیں ہو سکتا اور ویسے بھی غیر مسلموں کو دوسرے درجے کا شہری بنا دیا گیا ہے۔ موجودہ وقت میں دنیا کے بہت سے حصوں میں یہ بات دیکھی جا رہی ہے کہ ان کے اخبارات مذہبی مناقشات سے بھرے ہوئے ہیں اور ان کی بڑی دردناک کہانیاں شائع ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں مردوں عورتوں اور بچوں کو بوسنیا ہرزیگوینا میں سرب کے ہاتھوں ہلاکت کا سامنا ہے اور یہ سرب زیادہ تر عیسائی ہیں۔ سرب کروٹس اور بوسنیا کے لوگ کئی عشروں تک مناقشات کے بغیر زندگی گزارتے رہے ہیں جب یوگوسلاویہ کی ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور اس کی جب کئی آزاد ری پبلک بن گئیں تو یہ جھگڑے شروع ہو گئے۔ جب کروٹس اور بوسنیا کے لوگوں نے آزاد ہونے کا فیصلہ کیا تو سربیا کی مضبوط اور طاقتور ری پبلک نے ایک انتقامی جنگ شروع کر دی اور کروٹس کو مغرب میں اور بوسنیا کو جنوب میں ختم کرنے کا تہیہ کر لیا یہ جنگ اور نسلی طور پر لوگوں کو ختم کرنے کا تہیہ۔ بوسنیا کے تعلق میں ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔ پاکستان ایسے ممالک میں سرفہرست ہے جو سربیا کے خلاف اسلحہ استعمال کرنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی مدد کی جائے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ جذبات اپنی جگہ ایک اچھا جواز رکھتے ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں ان کا اظہار کیا گیا لیکن حکومت پاکستان اس بات کو بھول رہی ہے کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور یہ سلوک انتہا پسند دائیں بازو کے مسلمانوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے جنہیں حکومت کے حمائتی کہا جا سکتا ہے جہاں تک شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے شامل کرنے کا سوال ہے پاکستان میں یہ کیفیت اس دور کی اقلیتوں کی یاد دلاتی ہے جو جرمنی میں نازیوں کے وقت میں سامنے آیا تھا۔ باوجود اس کے کہ اس کی مخالفت کی گئی یہ فیصلہ کر لیا گیا۔ حزب اختلاف کی پارٹیوں نے بھی اس کی مخالفت کی تھی اور اسی طرح انسانی حقوق کے عالمی اداروں نے بھی۔ پاکستان میں اقلیتوں کی حالت انتہائی طور پر خراب ہے۔ اور یہ اس سے بھی زیادہ خراب ہو جائیگی جب کہ نیا شناختی کارڈ استعمال میں آنے لگے گا۔ یہ بات نہایت آسان ہو جائیگی کہ غیر مسلموں کی شناخت ہو سکے اور ان کے ساتھ ناروا امتیازی سلوک کیا جا سکے پاکستان میں مذہبی پارٹیاں اور ان کے پیروکار اس بات کے متعلق تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے حقوق ہندوستان اور بوسنیا میں محفوظ نہیں ہیں۔ مسلمان اس پوزیشن میں ہیں کہ ان کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے دوسروں کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے لیکن یہ لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کیسا غیر انسانی سلوک ہو رہا ہے یہ بات افراد اور اقوام کے درمیان خاصے جھگڑے کا باعث بن رہی ہے کہ ایک طرف تو مختلف مذاہب کے لوگوں کی مذہبی آزادی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اکثریتی پارٹی کے مذہب کے نام پر اس ملک کی حکومت کو مذہبی قرار دے دیا جاتا ہے۔ ایودھیا کا واقعہ بھی ایسے ہی جھگڑوں کی ایک ظاہر و باہر مثال ہے اگر بوسنیا میں جنگ جلدی ختم نہیں ہو جاتی تو اس سے دوسرے علاقوں تک (یوگوسلاویہ کے) اور قریب کے ممالک تک پھیل جانے کا خطرہ ہے۔ ترکی اور یونان یہ تمام ممالک نسلی اور مذہبی طور پر ملے جلے ہوتے لوگ ہیں۔ مناقشات کے نتیجہ میں خاصے برے نتائج کا خدشہ پایا جاتا ہے۔ ایک اہم سوال جو پالیسی سے تعلق رکھتا ہے ان ملکوں میں جہاں مذہبی اور نسلی جھگڑے موجود ہیں یہ ہے کہ اس بات کو کس طرح حل کیا جائے کہ اقلیتوں کے حقوق انہیں مل سکیں اور اکثریتی لوگوں کے ساتھ وہ اکٹھے رہ سکیں۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ حکومت کو سیکولر قرار دیا جائے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حکومت کسی کے مذہب میں دخل نہیں دے گی اور تمام دستوری گارنٹیوں کی جن کا اقلیتوں کے حقوق کے ساتھ تعلق ہے حفاظت کرے گی۔ یہی وہ طریق ہے جو امریکہ نے اختیار کیا ہے۔ ویسے تو امریکہ میں اکثر آبادی عیسائیوں کی ہے لیکن اس کا دستور سب لوگوں کو مذہب کی آزادی کی گارنٹی دیتا ہے وہ جونسا مذہب چاہیں انتخاب کر سکتے ہیں اور اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ مذہب الگ ہے اور ریاستی امور اس سے بالکل الگ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کوئی ایسے قانون نہیں بناتی جو صرف کسی ایک مذہبی گروہ کے متعلق ہو اور جن سے اُن کے علاوہ دوسروں کو فائدہ ہو اور کسی کے ساتھ اس سلسلے میں ناروا امتیازی سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ چاہے کسی کی نسل کوئی بھی ہو۔ مذہب کوئی بھی ہو۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہاں نسلی جھگڑے پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن جہاں تک قانون کا تعلق ہے اس میں بات درج ہے کہ ہر شخص کے حقوق کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے کیونکہ حکومت نے بالآخر شہریوں کے درمیان فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انہیں انصاف دینے کے لئے وہ غیر جانبدار ہو۔ ایسے معاشرے جہاں پر اس قسم کے قانون بنائے جاتے ہیں جو ناروا امتیازی سلوک کرتے ہوئے ایک گروہ کے خلاف ہوتے ہیں اور دوسرے گروہ کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے انہیں منصفانہ معاشرہ نہیں کہا جا سکتا۔ دائیں بازو کے مذہبی لوگوں نے یہ غلط فہمی پیدا کر رکھی ہے کہ سیکولر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے عقیدے کو ترک کر دے۔ حقیقت میں جس بات کی ضرورت ہے اور جسے عوام الناس تک پہنچایا جانا چاہیئے وہ یہ ہے کہ سیکولر ہونے کا صرف یہ مطلب ہے کہ ریاست غیر جانبدار رہے گی۔ کسی ایک مذہبی گروہ کی طرفداری نہیں کرے گی اور ہر شہری اپنے مذہبی عقائد کے مطابق عمل کرنے میں پوری طرح آزاد ہوگا۔ اگر دستوری گارنٹی نہ دی جائے جن سے مختلف نسلی اور مذہبی گروہوں کے حقوق کی حفاظت کرنا مقصود ہو تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ ناروا امتیازی سلوک ہوگا اور لوگ تشدد برتیں گے اور اقلیتوں کو دوسرے لوگوں سے الگ سمجھا جائیگا۔ اور اس طرح معاشرہ میں فساد پیدا ہوگا .... مختلف الخیال لوگوں کے متعلق غیر رواداری کا سلوک صرف نفرت اور بغاوت پیدا کر سکتا ہے۔ جو کچھ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے وہی کچھ پاکستان میں احمدیوں عیسائیوں اور ہندوؤں کے ساتھ ہو تو یہاں پر مختلف مذاہب کے لوگوں میں نفرت کا اضافہ ہوگا موجودہ وقت میں پاکستان میں جو شعوری طور پر اقلیتوں کے ساتھ سلوک کیا جا رہا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ عبدالباسط شاہد

زکام ـــ سردیوں کا تحفہ

ناک سرخ ہو رہا ہے چھینکوں پر چھینکیں آ رہی ہیں۔ سر درد اور اعضاء شکنی ہو رہی ہے بلکہ کبھی کبھی تو بخار تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے اور یہ ساری کارستانی ایک وائرس کی ہے جس سے زکام ہو جاتا ہے۔ عام طور پر "سردی لگنے" یا "گرم سرد" ہونے کو اس کا باعث قرار دیا جاتا ہے۔ آج تک اس کے متعلق کوئی یقینی بات معلوم نہیں ہو سکی کہ کس پرہیز کے نتیجہ میں زکام نہیں ہوتا یا اس کا صحیح اور یقینی علاج کیا ہے۔

ڈاکٹروں کے خیال میں عوام میں اس کے اسباب۔ پرہیز و علاج کے متعلق بہت سی غلط باتیں مشہور ہیں۔ انسان کے اس بہت بڑے دشمن کے متعلق سائنسی معلومات ناکافی ہیں اور اس وائرس کو ختم کرنے کی متعدد کوششوں اور علاجوں کے باوجود اس پر پوری طرح قابو نہیں پایا جا سکا۔

مائیں ہمیشہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ گرم کپڑے پہنانے کا اہتمام کرتی ہیں مگر جدید تحقیق نے اس بات کو غیر ضروری قرار دے دیا ہے کیونکہ تجربہ کی غرض سے جب بعض صحت مند رضاکاروں کو بہت کم کپڑوں میں رکھا گیا اور پھر زکام کا وائرس ان کے اندر داخل کیا گیا تو ان میں بھی زکام کی نسبت اور شرح اس سے زیادہ نہیں تھی جو لباس اور کپڑوں کے سلسلہ میں پوری احتیاط برتتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ سردیوں کے آغاز اور اختتام پر بالعموم زکام زیادہ ہوتا ہے۔ مگر سردی کا زکام سے واجبی سا ہی تعلق ہے۔ سردیوں میں بند کمروں میں بیٹھنا اور تازہ ہوا کی کمی اس کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ پریشانی کو زکام کا باعث قرار دیتے ہیں مگر اس کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ کامن کولڈ ریسرچ یونٹ انگلینڈ نے ماہرین نفسیات کے تعاون سے اس سلسلہ میں جو تجربے کئے ان سے اس مفروضہ کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بعض لوگ ایئر کنڈیشننگ یا گرم سرد ہو جانے کو اس کا باعث قرار دیتے ہیں۔ دیکھا جائے تو اس کے پیچھے بھی وہی "سردی کے باعث زکام" کا قدیم خیال ہی کارفرما ہے۔ کینیڈا میں اس امر پر تحقیق کر کے اسے غلط قرار دیا جا چکا ہے۔ ایک اور عام خیال یہ بھی ہے کہ زکام کے مریض کے سانس میں خارج ہونے والے جراثیم سے زکام پھیلتا ہے مگر ورجینیا یونیورسٹی کے سکول آف میڈیسن نے اس خیال کو بھی غلط قرار قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک ہاتھوں کے لمس سے یہ بیماری زیادہ پھیلتی ہے۔

اس سلسلہ میں تحقیق کرنے والے ڈاکٹروں کے خیال میں زکام کا وائرس رومال میں ایک گھنٹہ تک۔ ہاتھ پر دو گھنٹہ تک اور سخت سطح پر ۲۲ گھنٹے تک باقی رہتا ہے۔ جب زکام میں مبتلا کوئی مریض ہاتھ سے ناک صاف کرتا ہے یا ناک کو کھجلاتا ہے تو وہ اس سخت جان وائرس کو اپنے ہاتھ پر منتقل کر لیتا ہے۔ جہاں سے وہ کسی جگہ پر مثلاً ٹیلی فون یا دروازے کی دستی پر ٹھکانہ بنا لیتا اور اس مرض کو عام کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ان ڈاکٹروں کے خیال میں مریض کے سانس یا تھوک سے زیادہ ہاتھوں کے ذریعہ زکام زیادہ پھیلتا ہے۔

زکام سے بچنے کے لئے وٹامن سی کا استعمال بھی عام ہے۔ مگر محققین کے نزدیک سائنس اس امر کا اب تک کوئی ثبوت مہیا نہیں کر سکی کہ وٹامن سی کا براہ راست زکام پہ کوئی مفید اثر ہوتا ہے۔

اچھے ہوادار کمرے میں رہائش اور حفظان صحت کے عام اصولوں کو مدنظر رکھنے سے زکام کے امکانات کافی حد تک کم ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہاتھوں کی صفائی کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ زکام کی حالت میں ہاتھوں کو کسی اچھے صابن سے متعدد مرتبہ دھونا بھی مفید ہو سکتا ہے۔ ناک کو ہاتھ لگانے سے مکمل اجتناب کرنا ضروری ہے۔ رومال بھی صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اگر ممکن ہو تو ٹشو پیپر کا استعمال زیادہ محتاط اور مفید طریق ہے۔

زکام کے علاج کے لئے بہت سی دوائیاں بازار میں فروخت ہوتی ہیں ممکن ہے ان میں سے بعض کسی رنگ میں مفید بھی ہوتی ہوں مگر حقیقت یہی ہے کہ ابھی تک زکام کا کوئی یقینی اور حتمی علاج یا ٹوٹکا معلوم نہیں ہوا اس لئے بطور مزاح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زکام کا علاج کروائیں تو ایک ہفتہ میں آرام آجاتا ہے اور علاج نہ کروائیں تو سات دن میں آرام آجاتا ہے۔

کیلی فورنیا کے ایک مشہور ڈاکٹر ڈیوڈ سوبل کہتے ہیں کہ زکام کا علاج کامن سینس اور احتیاط سے ہی کرنا چاہیئے۔ ان کے نزدیک ایک صحت مند انسان کا بار بار کسی ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری نہیں ہے۔ البتہ بچوں اور بوڑھوں کو احتیاطاً ڈاکٹری معائنہ کرواتے رہنا چاہیئے۔ ان کے مشورہ کے مطابق۔

○ اپنے آرام کا خیال رکھیں + پانی اور پانی والی خوراک زیادہ استعمال کریں۔ (مرغ کا شوربہ یا یخنی بھی زکام کے علاج کے طور پر استعمال ہوتی ہے اس سے پانی کے استعمال کا فائدہ تو ہو ہی جاتا ہے)

○ سگریٹ نوشی ترک کر دیں۔ جو نظام تنفس اور پھیپھڑے کی متعدد بیماریوں کا باعث ہے۔

○ ناک میں خراش خشکی اور سختی کے احساس کی صورت میں کسی مناسب دوائی کا سپرے کریں یا قطرے ڈال لیں۔

○ گلے کی خراش کی صورت میں نمکین پانی کے غرارے مفید رہتے ہیں۔

○ تر کھانسی کی نسبت خشک کھانسی زیادہ نقصان دہ ہے۔

○ بخار اور اعضاء شکنی کی صورت میں سادہ اسپرین مفید رہتی ہے۔ مگر ہر حالت میں زیادہ پانی پینا نہ بھولیں۔

○ کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لینا بھی مفید ہے۔

○ رہائش گاہ خاص طور پر سونے والے کمرے میں تازہ ہوا کا انتظام رکھیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم انعام اللہ قمر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ سے لکھتے ہیں:

مورخہ ۲۸ جنوری ۹۳ء کے الفضل میں آپکا مضمون بعنوان "امتحانی نتائج" پڑھا۔ بڑے عرصہ کے بعد آپ نے طلباء کے اس نازک موضوع کو چھیڑا ہے۔ بلکہ چھیڑا کیا ہے طلباء کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔

آپ کو یہ علم پا کر خوشی ہوگی کہ اس مضمون میں آپکے پیش کردہ نظریات سے میں کلی طور پر متفق ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ اختصار پسندی کے اس دور میں ہر کوئی منزل کے حصول کے لئے SHORT CUT (چھوٹا راستہ) استعمال کر رہا ہے۔ اگرچہ چند لوگ ایسے ہیں جو ایسا کرنا پسند نہیں کرتے لیکن انکی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔

میں خود بھی ایک طالب علم ہوں اور اپریل میں میرا امتحان (F.Sc کا) ہے تھیوری میں نے کافی حد تک تیار کر لی ہے لیکن پریکٹیکل کے سلسلے میں ابھی کچھ مسائل ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لئے میں نے چند پروفیسرز صاحبان سے رابطہ کیا تو مجھے بہت مایوسی ہوئی کیونکہ انہوں نے ان مسائل کا جو حل بتایا اس پر عمل کرنا میرے لئے ناممکن تھا مثلاً انہوں نے کہا کہ جو آدمی پریکٹیکل لینے آئے گا اسے کچھ پیسے دے دینا تمہارے نمبر لگا دے گا۔

اسی موضوع پر ایک پروفیسر صاحب سے میری خاصی لمبی بحث ہوئی۔ ان کا مؤقف تھا کہ اگر آپ کا جائز کام نہیں ہوتا تو اس کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنا جائز ہے۔ میرا انکو یہ جواب تھا کہ آپ ناجائز ذرائع استعمال کرنے کی بجائے دعا کریں تو خدا تعالےٰ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ میرے اس نظریہ پر کئی طالب علموں نے مجھے طنز کرتے ہوئے کہا کہ تم ازمنہ گذشتہ کی بات کر رہے ہو۔

میں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے حالات زندگی کو بڑے غور سے مختلف کتب میں پڑھا ہے۔ آپ ایک عجیب نابغہ روزگار ہیں۔ آپکی ابتدائی تعلیمی زندگی میں سے کہیں بھی مجھے کوئی ایسا واقعہ نظر نہیں آیا کہ آپ نے SHORT CUT استعمال کیا ہو۔ یا ناجائز ذرائع استعمال کئے ہوں۔

ڈاکٹر سلام نے کیا ذرائع استعمال کئے ہوں گے؟ حقیقت یہ ہے آپ نے خدا سے دعائیں کی ہیں اور ہر مضمون کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اگر تمام طالب علم انہی ذرائع کو استعمال کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے نمبر زیادہ نہ آئیں۔

اب آخر پر میں آپ سے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے امتحان میں اعلیٰ کامیابی دے اور خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

امید ہے آپ اور الفضل کے جملہ قارئین ضرور میرے لئے دعا کریں گے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

عبدالرشید رازی

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ناصر آباد ربوہ جو کہ مکرم چوہدری صادق علی صاحب پروفیسر گورنمنٹ ٹی آئی کالج ربوہ کے والد تھے۔ ١٥ نومبر ١٩٩٢ء کو ربوہ میں وفات پاگئے اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ہمارے قریبی گاؤں پرجیاں ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ١٩٢٣ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مکرم رحمت علی صاحب بہت ہی منکسر المزاج تھے۔ اور احمدیت کے تعلق سے ہی ہمارے والد صاحب سے اکثر ملاقات رہتی۔ خاکسار کا ان سے پہلی مرتبہ تعارف جلسہ سالانہ ٤٣ء کے موقع پر ہوا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کے لئے بٹالہ کے سٹیشن پر جالندھر۔ لدھیانہ اور دیگر اضلاع سے آنے والے احمدی قادیان جانے کے لئے جمع ہو جاتے اور پھر بٹالہ سے بذریعہ ٹرین اکٹھے روانہ ہوتے۔

مکرم رحمت علی صاحب جلسہ سالانہ قادیان میں ہر سال ہی شامل ہوتے۔ آپ اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وصیت جیسے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ عبادات کے بہت پابند تھے۔ محلہ کی بیت الذکر میں پہلے حاضر ہوتے انسانی ہمدردی اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے جہاں بھی۔ سکول اور کنوئیں جیسا نیک کام ہو رہا ہو۔ اس میں مالی مدد ضرور کرتے۔ ساری عمر سادہ زندگی گزاری۔ مگر جماعتی چندوں میں کبھی پیچھے نہ رہے۔ چندہ وصیت۔ تحریک جدید۔ وقف جدید اور دیگر جماعتی تحریکوں میں اس طرح حصہ لیتے کہ جو کچھ بھی آپ کے پاس موجود ہوتا۔ خدا کی خاطر پیش کر دیتے اور یہی خواہش ہوتی کہ مالی تحریک میں پہلا نمبر ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی وفات پر آپ لیہ میں تھے وہاں سے ربوہ آئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ خود بیان کرتے تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بیعت کے بعد معانقہ کیا اور اپنی چھاتی سے لگایا جس کا لطف ساری زندگی محسوس کیا۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور احمدیت کے رنگ میں رنگین کر کے احمدیت سے وابستہ کیا۔

تقسیم ملک کے بعد آپ نے گگو مل گوجرہ میں رہائش اختیار کی۔ جہاں اپنی زمین کی نگرانی کے ساتھ تجارت بھی کرتے ١٩٨٦ء میں اپنے بیٹے مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب کے پاس آ کر ربوہ میں قیام کیا۔ خدمت خلق کا جذبہ اتنا تھا کہ اس میں احمدی اور غیر از جماعت کی کوئی تمیز نہ کرتے۔ ایک دفعہ تو سولہ میل پیدل چل کر ایک غیر از جماعت دوست کے لئے دوا لا کر دی۔ احمدیت کے پرانے تعلق کی وجہ سے خاکسار کے بیرون پاکستان خدمت دین کے سلسلہ میں جب بھی ناصر آباد سے دفاتر انجمن احمدیہ یا بازار تشریف لاتے تو میرے گھر کوارٹر تحریک جدید میں میری اہلیہ اور بچوں کا حال ضرور پوچھ کر جاتے کچھ وقت گھر میں آرام کرتے بچوں اور میری اہلیہ کی حوصلہ افزائی کرتے اور دعائیں دیتے ہوئے پھر واپس جاتے۔ آپ ١٩٠١ء میں پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نوّے سال سے اوپر عمر پائی باوجود بڑھاپے کے جوانوں کی طرح زندگی بسر کی آخری وقت تک نماز کی ادائیگی کا فریضہ پورا کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اپنے قرب میں ان کے درجات بڑھائے۔ ان کی اولاد کو امامت احمدیہ سے وابستہ رکھ کر مقبول خدمات کی توفیق دے۔

بقیہ : ص ٥

یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ مجھے ایک شخص نے کہا تھا کہ تم جائز ذرائع استعمال کر کے دیکھ لو پاس ہو گئے تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا۔

اس کے علاوہ میں نے حضور کو بھی دعا کے لئے خط لکھا ہوا ہے آپ سے درخواست ہے کہ اپنے دوستوں کو بھی میرے لئے دعا کرنے کیلئے ضرور کہیں۔ الفضل کے قارئین اس خط کو پڑھیں ان سے بھی درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی دعا کرنے کی توفیق دے۔

بقیہ : ص ٤

ہے۔ اس نے پاکستان کا تشخص ساری دنیا میں مجروح کیا ہے وہی کچھ ہندوستان کے ساتھ بھی ہوگا حالانکہ اب تک اس کے متعلق کہا جاتا رہا ہے کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے۔ خاص طور پر اگر بی جے پی کو اقتدار مل جائے اور وہ اپنے سیاسی ایجنڈے کو عملی جامہ پہنا لے تو نہ صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو نقصان پہنچے گا بلکہ ہندوستان کے سارے معاشرے کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب آبادی کی اکثریت اقلیتوں کو دباتی ہے اس کے اپنے لوگ بھی اسی قسم کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ پاکستان اس کی ایک واضح مثال پیش کرتا ہے۔

پاکستان کی آزادی کے وقت پاکستان کے بانی محمد علی جناح نے قوم کے نام اپنے پہلے خطاب میں پاکستان کے نئے دستور کی اساس رکھی۔ مسٹر جناح کا یہ خطاب ایسا ہے جیسے پاکستان میں دائیں بازو کی پارٹیاں اور مذہبی لوگ چاہیں گے کہ فراموش کر دیا جائے۔ اس مشہور تقریر میں آپ نے کہا اور نہایت واضح الفاظ میں کہا کہ پاکستان ایک سیکولر ملک ہوگا جہاں تمام باشندے بغیر کسی خوف یا دخل اندازی کے۔ جو حکومت کی طرف سے کی جائے اپنے مذہب پر عمل کر سکیں گے۔ آجکل جو کچھ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ہو رہا ہے وہ وہی کچھ نہیں ہے جو اس وقت قائد اعظم کے دل میں تھا۔ جب انہوں نے اپنی ١٩٤٧ء کی تقریر کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ مسلمان کی تعریف کے مطابق یقیناً محمد علی جناح کو نان مسلم (غیر مسلم) قرار دے دیا جاتا کیونکہ وہ ایک پارسی تھے۔ موجودہ وقت میں پاکستان میں یہ بحث کہ مسلمان کون ہے اور کون نہیں ہے اس درجہ لوگوں کو تقسیم کرنے والی ہے اور اتنی تنگی کا مظاہرہ کرتی ہے کہ پاکستان میں شیعہ لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا جا سکتا ہے۔ ایسا اس لئے کیوں نہیں ہو سکا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ برخلاف احمدیوں کے شیعہ پاکستان کی آبادی کا قریباً ٢٠ فی صد ہیں اور احمدیوں سے زیادہ طاقتور حیثیت رکھتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے پاکستان ایک شیعہ ملک یعنی ایران کو ناراض نہیں کر سکتا۔ ایران پاکستان کا حمایتی ہے لیکن بہت سے سنی مسلمان ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ قدامت پسند ہیں اور یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ شیعہ لوگوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے حال ہی میں پاکستان میں سنی گروہوں اور شیعہ گروہوں کے آپس میں تصادم دیکھنے میں آئے اگر حکومت اس بات کو پوری طرح محسوس نہ کرے (اس کی اہمیت کا اندازہ نہ لگائے) تو یہ بات پھیل سکتی ہے۔ اگر حکومت کو اس بات کا احساس نہ پیدا ہو جائے کہ اس کا یہ کام نہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ مسلمان کون ہے اور کون نہیں ہے۔ اور یہ بات خاصی زیادہ پھیل سکتی ہے پاکستان کے سیاسی لیڈر پاکستان کی بہت بڑی خدمت کریں گے اور اسی طرح پاکستان کے لوگوں کی بھی۔ اگر وہ ایک ایسی فضاء پیدا کر دے جس میں ایک دوسرے کو برداشت کیا جا سکے۔ جس میں انصاف ہو اور تمام شہریوں کے لئے برابری ہو اور ایسا صرف اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ دستور کی وہ شقیں جو ناروا امتیازی سلوک کرتی ہیں ختم کر دی جائیں (یہ ناروا سلوک مذہب کے سلسلے میں اور نسلی اقلیتوں کے سلسلے میں اور اسی طرح عورتوں کے سلسلے میں وقوع پذیر ہوتا ہے) بابری مسجد کے واقعہ سے پاکستان کو بہت سے سبق حاصل کرنے چاہئیں اگر پاکستان مذہبی بنیاد پرستی کی پالیسی پر گامزن رہے۔ نسلی اور مذہبی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کرے تو نہ صرف اس سے ملک کی تباہی اور بربادی کے سامان ہوں گے بلکہ پاکستان کے پاس کوئی اخلاقی بنیاد نہیں ہوگی جس سے وہ ہندوستان کو موردالزام قرار دے کہ اس نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مذہبی آزادی نہیں دی۔

رضیہ درد

ایک چھوٹی سی بات

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے "ایک چھوٹی سی بات" کا سہارا لیتے ہوئے یہ عاجزہ بھی آپ کی وساطت سے ایک چھوٹی بات کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہے۔

جب ہم کسی کو خط لکھتے ہیں تو لفافہ پر ایڈریس کی اہمیت پر اتنی توجہ نہیں دی جاتی جتنی دینی چاہیئے۔ بعض جلدی میں ہوتے ہیں اور الٹا سیدھا پتہ لکھ دیتے ہیں۔ پہلے وقتوں کے لوگ سب سے پہلے اس شخص کا نام لکھتے جسے خط لکھا ہے۔ مثلاً "محمد اکرم کو ملے" پھر ڈاکخانے کا نام اور پھر شہر ضلع تحصیل وغیرہ اور اگر کسی کی معرفت خط ہو تو محمد اکرم کو مل کر محمد افضل کو ملے۔ اور بعض سب سے پہلے شہر کا نام اور اس کے بعد دوسری ساری ترتیب۔

اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی مشکل نہیں پڑھنے والا خود بھی ترتیب صحیح کر سکتا ہے کسی غلط نتیجہ کا کم امکان ہے

باقی ص ٧ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۱۶ فروری ۹۳ء بعد عصر بیت المبارک میں عزیزہ مکرمہ فوزیہ مبشر صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نکاح کا اعلان مکرم مظفر احمد صاحب شمس حال جرمنی ابن مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب (معلم وقف جدید) سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ قائد ضلع لیہ ابن چوہدری محمد اسحاق صاحب لیہ شہر کا نکاح بہمراہ محترمہ منورہ شہناز صاحبہ بنت چوہدری ناظر حسین صاحب R-۴/۳ ضلع مظفر گڑھ کے ساتھ مورخہ ۲۲ جنوری ۹۳ء کو محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مربی سلسلہ لیہ نے پڑھایا اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

اعلان ولادت

○ مکرم ریاض احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ جنوری ۹۳ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "اسامہ" رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم سعید احمد اعجاز صاحب (لاہور) کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور مبارک عمر دراز عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ خان صاحب ملک کا پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم خادم حسین صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے

○ محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے بوجہ رسولی بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(قیصر محمود صاحب بابت ترکہ محمد اکرم صاحب)

○ مکرم قیصر محمود صاحب سکنہ مکان نمبر ۱۴/۹ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد اکرم صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ موصوف کا ایک قطعہ اراضی ۴۸/۶ دارالعلوم شرقی ربوہ میں واقع ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ کیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

۱:۔	محترمہ نور بیگم صاحبہ	بیوہ
۲:۔	" عابدہ محمود صاحبہ	بیٹی
۳:۔	مکرم ارشد محمود صاحب	بیٹا
۴:۔	" بشیر احمد صاحب	"
۵:۔	" قیصر محمود صاحب	"

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۸۹ میں سید محمود احمد ولد سید مسعود احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ سید محمود احمد حلقہ بیت المبارک ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید قمر سلمان احمد وصیت نمبر ۱۴۵۲۸۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالحلیم شرر وصیت نمبر ۲۵۰۸۶۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۰ میں حبیب الرحمٰن ولد میاں خوشی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کارکن تحریک جدید عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۵/۱۹ دارالعلوم غربی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۲۵/۱۹ برقبہ دس مرلہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ بالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۹۴۰/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حبیب الرحمٰن ۲۵/۱۹ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالشکور وصیت نمبر ۱۴۴۲۶۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد لائلپوری وصیت نمبر ۱۲۷۱۲۔

ڈش انٹینا ——— ڈش انٹینا
مضبوطی اور معیار میں بلند تر
اعلیٰ کوالٹی کے ڈش انٹینا مختلف سائز میں دستیاب۔ پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کا انتظام۔ کم قیمت میں بہترین پرفارمنس ایک سال کی مکمل گارنٹی کے ساتھ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان : ۸۳۱ ۴۴
فون رہائش بشارت احمد خان ۷۸۴

عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ "امداد طلبہ" سے مستحق، نادار اور یتیم طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن میں مشروط بآمد شعبہ کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

بقیہ: ص ۶

لیکن جب جلدی میں یا لاعلمی کی وجہ سے کوئی ایسا لفظ نہ لکھا جائے جس میں ایڈریس میں بہت فرق پڑ جاتا ہے تو لمحہ فکریہ ہے مثلاً

"بخدمت مکرمہ صدر صاحبہ پاکستان" اس میں لجنہ کا لفظ نہ لکھنے سے کتنا فرق پڑ گیا۔ اور کچھ لکھنے والے آدھا پتہ اردو میں اور باقی انگلش میں تحریر کر دیتے ہیں مثلاً "دارالعلوم غربی" کو DARUL ALOOM WEST اور پڑھنے والا اسے "دارالعلوم وسطی" پڑھے گا۔ اس قسم کی لاپرواہی سے کوئی اہم خط ضائع بھی ہو سکتا ہے۔ اور تاخیر تو لازمی ہے۔ اس قسم کی لاپرواہی سے لکھنے والے کی شخصیت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ خدا کرے کہ یہ چند گذارشات ان مہربانوں کی نظروں سے ضرور گزریں جو ان کے مخاطب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۸ فروری۔ صبح خاصی ٹھنڈ تھی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے

○ گزشتہ روز قومی اسمبلی میں سپریم کورٹ نے جو مرزا اسلم بیگ کے بیان کے متعلق جو خبروں اور تبصروں پر پابندی لگائی ہے اس پر بحث کی گئی اور کہا گیا کہ یہ پابندی آئین میں دیئے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔ جنرل بیگ کے بیان کے پس منظر اور مضمرات سے آگاہ ہونا عوام کا بنیادی حق ہے۔ آئین اور اسلام نے یہ حق پوری طرح تسلیم کیا ہے جس کی پاسداری ہونی چاہیئے۔ اس سلسلے میں چوہدری الطاف نے کہا کہ حکومت اٹارنی جنرل کے ذریعے سپریم کورٹ کو اسمبلی کے جذبات پہنچائے۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت محمد صدیق خان کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مطلب ملکی آزادی خودمختاری اور علاقائی سلامتی کا تحفظ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت سے بامقصد مذاکرات کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔

○ کویتی سفیر صلاح العثمان نے کہا ہے کہ امت مسلمہ فیصلہ کرے کہ کویت بھارت کے خلاف سب سے پہلے اقتصادی پابندیاں لگائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیریوں پر بھارتی مظالم کا دکھ ہے۔ مسئلہ کشمیر حل ہونا چاہیئے۔ امیر کویت بابری مسجد کی دوبارہ تعمیر کے لئے بھارت کو بار بار یاد دہانی کرا چکے ہیں۔

○ وفاقی وزیر ریلوے حاجی غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کی صرف پانچ دفعات کو ختم ہونا چاہیئے۔ یہ دفعات مارشل لاء کے اقدامات کو تحفظ دینے اور جداگانہ طرز انتخاب سے متعلق ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ صدر بے لگام ہو نہ بے بس جو راتوں کو صدر کو رہا کر دیکھتا پھرے۔

○ بتایا گیا ہے کہ تربت کے کوہ مراد کے علاقے میں نامعلوم افراد نے ذکری فرقے کی عبادت گاہ پر پانچ راکٹ پھینکے۔ جن میں سے تین راکٹ پھٹ نہیں سکے۔

○ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ اقتصادی اصلاحات اور نجکاری کا عمل آئی ایم ایف کی توقعات سے بھی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ پاکستان کے لئے امریکی امداد بحال ہو جائے گی۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق سعودی عرب نے پاکستانیوں کو ملازمت دینے پر پابندی لگانے کی دھمکی دے دی ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پچھلے دو ہفتوں میں ۲۵۰ پاکستانی اور افغان ہیروئن سمگل کرتے پکڑے گئے۔ سعودی عرب نے کہا ہے کہ بیشتر پاکستانی ہیروئن کے کیپسول جسم کے اندر چھپا کر لے آتے ہیں۔ پاکستان نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سخت اقدامات کئے جائیں گے۔

○ وفاقی شرعی عدالت نے ایک خاتون کو سنگسار اور مرد کو سو کوڑے لگانے کی سزا معطل کر دی ہے۔ نکاح پر نکاح کے جرم میں سیشن جج ڈیرہ اسماعیل خان کی سزا کے خلاف اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی گئی اس سلسلے میں ریکارڈ طلب کر لیا گیا ہے

○ تامل ناڈو حکمران جماعت نے کانگرس سے اتحاد ختم کر دیا ہے۔ نرسیماراؤ نے دو وزیر مدراس بھیج دیئے ہیں انہیں ایک نئے سیاسی بحران کا سامنا ہے۔

○ اقوام متحدہ نے سابق یوگوسلاویہ میں جنگی جرائم کی تحقیقات کے لئے ٹریبونل کی منظوری دے دی ہے ٹریبونل نسلی صفائی، قتل عام، ایذاء رسانی، لوٹ مار اور آبروریزی سمیت بڑے پیمانے پر انسانی حقوق کی پامالی کے واقعات کی تحقیقات کریگا۔

○ آرمی چیف آف سٹاف جنرل وحید نے کہا ہے کہ جنرل آصف نواز غیر معمولی سپاہی تھے اور کہ جنگیں نعروں سے نہیں جیتی جا سکتیں۔ پیشہ وارانہ مہارت ضروری ہے۔

○ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودہا سے خطاب کرتے ہوئے لاہور ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس شیخ اعجاز نثار نے کہا ہے کہ حق و صداقت سے ہی انصاف کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ عورتوں کے گھروں سے بھاگنے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر سال تقریباً ۶۰۰ عورتیں لاہور دار الامان میں پہنچ جاتی ہیں۔ وہاں ۱۹۵۲ء سے آئی ہوئی عورتیں بھی موجود ہیں۔ انہیں نہ کوئی لینے آیا ہے نہ وہ جانا چاہتی ہیں۔

۱- عنوان مضمون نویسی سہ ماہی دوم "عجز و انکسار" آخری تاریخ ۱۵- اپریل۔

۲- کتاب برائے مطالعہ ماہ فروری ایام الصلح

۳- سالانہ مقالہ نویسی۔ "میرے ضلع میں احمدیت" آخری تاریخ ۱۵- اگست

مہتمم تعلیم
خدام الاحمدیہ۔ پاکستان

بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ

بیرون پاکستان ڈاک کی شرحوں میں یکم فروری ۱۹۹۳ء سے جو نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے ادارہ الفضل مجبور ہے کہ بیرون پاکستان خریداروں کے چندہ میں اضافہ کر دے۔ لہٰذا نئی شرح چندہ سالانہ برائے ممالک بیرون پاکستان مندرجہ ذیل ہوگی:-

ملک	خطبہ نمبر	ہفتہ وار پیکٹ	روزنامہ
ایشیا، یورپ، افریقہ	۶۰۰ روپے	۲۱۰۰ روپے	۲۹۰۰ روپے
ایران، عراق، بنگلہ دیش، مصر	۳۰۰ "	۱۱۰۰ "	۱۲۰۰ "
بھارت	۳۵۰ "	۱۱۰۰ "	۱۵۰۰ "
ممالک امریکہ	۷۵۰ "	۳۸۰۰ "	۳۸۰۰ "
جنوبی امریکہ	۸۵۰ "	۳۱۰۰ "	۴۲۵۰ "

(مینیجر)

پتہ

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر اُمید واحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۲۱۸۵۲۷
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس = ۲۲۲
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف